سوال

(184)اہل مشرق سے کون لوگ مراد ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حضرت مولانا مبارکپوری (سنن الرمذی 2 175، تحفۃ الاحوزی 1 280) ''باب ماجاء ان بین المشرق والمغرب قبلة ،، میں جوقول ابن المبارک کا ہے اس پر کچھ نہیں لکھتے حالاں کہ یہ مقام حل طلب تھا۔ ''وقال ابن المبارک : مابین المشرق والمغرب قبلة ،ہذالأہل المشرق ، واختار عبداللہ بن المبارک القیاسر لأہل مرو ،، اہل مشرق سے کون مراد ہیں ؟ اور مشرقی جانب مکہ کی مراد ہے یا مدینہ کی ؟ اگر مدینہ کی مراد ہے تو اس سے مراد اہل عراق ہین ۔ وہ مدینہ سے مشرقی جانب میں ہے ۔ اور اگر مرو جانب مشرق ہے تو پھر تیاسر یعنی : شمال کی جانب کس کے لحاظ سے ہے مدینہ سے یا مکہ سے ؟ مولانا مرحوم نے اس پر کچھ تسلی بخش نہیں لکھا اور جو لکھا ہے وہ ایک اس مقام سے اجنبی ہے اور پھر شرق بھی دو جہت رکھتا ہے : شرق شتائی و شرق صیفی ۔ اہل مرو کا قبلہ شرق شتائی مین ہے یا شرق صیفی میں ؟ مدینہ سے کس جہت میں ہے ؟ اہل مدینہ کا قبلہ تو جنوب میں ہے اور مدینہ مکہ سے جہت شمال میں ہے اگر اہل مرو جہت شمال میں سے ہیں تو پھر ان کا قبلہ جہت شرق میں کیوں ہے ؟ میرے نزدیک اہل مرو ایک گوشہ میں مشرقی جانب سے متصل رہتے ہیں اس لیے ان کا قبلہ ترجحا مابین مشرق وجنوب مدینہ سے شمال رویہ واقع ہے ؟ آپ اپنی تحقیق سے مطلع فرمائیں ۔ عبدالجبار ازجے پور

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

إعلم أنہ لیس المراد بالمشرق فی قول عبداللہ بن المبارک المروزی ، مابین المشرق والمغرب قبلة ، ہذالأہل المشرق ، اوفی قول ابن عمر رضی اللہ عنہ ''إذاجعلت المغرب عن یمینک ، والمشرق عن یسارک فما بینہما قبلة لأہل المشرق ،، أخرجہ ابن ابی شیبة ، مشرق العالم کلہ أومشرق الأرض کلہا ، فإن قبلہ من کان بالمشرق إلی أقصی الأرض المعمورة إنما ہی بالمعرب ، لامابین المشرق والمغرب ، فإن مکة بینہ وبین المغرب کما لایخفی ، بل المراد بالمشرق علی ماقال العلامة الشوکانی : 'ہی بلاد مخصوصة یطلق علیہا اسم المشرق کالعراق مثلاً ، فإن قبلتہم أیضا بین المشرق والمغرب ، وقد ورد مقیدا بذلک فی بعض طرق حدیث ابی ہریرة ، مابین المشرق والمغرب قبلة لأہل العراق ، رواہ البیہقی ورد الخلافیات (نیل الاوطار 2/181) انتہی ، وسنوضح لک بما ینکشف الغطاء عن قولہما ، ویتضح لک المراد فانتظر ، قلت : وقد ورد إطلاق المشرق علی العراق وما جاورہ من البلاد ، فی حدیث ابی ہریرة مرفوعا : رأس الکفر نحوالمشرق ،، وفی روایة : ''قبل المشرق ،، الحدیث اخرجہ مسلم ((1/72(86)) وغیرہ.

فإن المراد بالمشرق فی ہذا الحدیث علی ماصرح بہ غیر واحد من الشراح ، ہوالعراق وماقاربہ من المدن ، وہذا أیضا یؤید ماقالہ الشوکانی قلت : ومما یؤید ذلک أیضا بتویب الإمام البخاری فی صحیحہ (مسلم 1/103).

علی حدیث أبی أیوب المشہور بلفظ : باب قبلة أہل المدینة وأہل الشام ، والمشرق لیس فی المشرق ولافی المغرب قبلة ،، فإن المراد بالمشرق فی قول البخاری أہل الشام ، والمشرق لیس مشرق

العالم کلہ أو مشرق الأرض کلہا، فإن قبلہ من فی المشرق إلی اقصی الأرض المعمورۃ ہی فی المغرب، فلو حمل لفظ المشرق المذکور علی العموم، لم یصح قول البخاری، لیس فی المشرق والمغرب قبلہ، وللزم أن لا تصح صلاۃ أہل الہند ومن فی سمتہم، فانہم فی المشرق، وہم یصلون الی المغرب، مع أنہ لیس لأہل المشرق (أی مشرق الأرض کلہا علی ماقال ابن بطال) (فتح الباری 1/ 498، عمدۃ القاری 4/128) قبلۃ فی المغرب، وہذا کما ترٰی فالمراد بہم عندی من ہم فی المشرق الشمالی من المدینۃ فی داخل جزیرۃ العرب، مثل العراق ونجد وغیرہما اوفی خارجہا، لکن ممن یجاور عراق العرب لامن بعد منہم، دون مشرق العالم اومشرق الأرض کلہا علی ماوہم ابن بطال، فقبلۃ أہل المشرق أی ای العراق وما جاورہ من البلاد لیس فی المغرب، بل مابین المغرب (ای مغرب الصیف) والمشرق (أی مشرق الصیف) فیجوز لہم استعمال حدیث ''شرقوا أو غربوا،، (بخاری 103/1) فإنہم إذا غربوا لم یستقبلوا القبلۃ، وأما من بعد من جزیرۃ العرب، مثل أہل الہند ومن فی سمتہم من أہل المشرق إلی أقصی الأرض، فلایجوز لہم إستعمال ہذا الحدیث، لأنہم إذا غربوا استقبلوا القبلۃ فتأمل بالتأمل الصادق.

قال المظہر فی شرح قول ابن المبارک المذکور: ''المراد بأہل المشرق، أہل الکوفۃ وبغداد وخوزستان وفارس والعراق وخراسان وما یتعلق بہذا البلاد،، کذا فی المرقاۃ.

قلت: لاشک عندی أن ابن المبارک وابن عمر لم یرد فی قولہما بأہل المشرق، جمیع من فی مشرق الأرض کلہا أراد بہم الذین ہم فی المشرق الشمالی من المدینۃ، أعنی بہم أہل العراق وفارس وخراسان وہرات وسمرقند وبخاری وبلخ ومرو وغیرہم ممن جاورہم، ومن المعلوم الذی لاشک فیہ أحد ممن لہ الخبرۃ، أن قبلتہم مابین مغرب الصیف ومشرق الشتاء، لأن بلادہم سیما سمرقند وبخاری وبلخ ومرو واقعۃ فی مشرق الصیف والشرق الشمالی من المدینۃ، کما یظہر لک من الخریطۃ التی اخذناہا من ''نفشتہ ایشیا،، لصاحبہا ''ای تائید مین صاحب،، ایف، آر جی، ایس، ومن ''نفشتہ مقامات مقدسہ وعالم اسلام،، للشیخ عبدالرحمن بن ابراہیم (کورلا بمبائی) فتأمل فی ہذہ الخریطۃ التی أخذناہا حق التامل

''وقال المظہر فی شرح قول ابن المبارک وابن عمر: من جعل من أہل المشرق أول المغارب، وہو مغرب الصیف عن یمینہ، وآخر المشارق، وہو مشرق الشتاء عن یسارہ کان مستقبلا للقبلۃ،، انتہی، وقد تقدم کلامہ فی تعیین المراد بأہل المشرق، فلو حمل المشرق والمغرب فی قولہما علی العموم، ولم یخص بآخر المشارق أی مشرق الشتاء، وآخر المغارب أی مغرب الصیف ن وأرید بأہل المشرق جمیع من فی الشرق إلی أقصی الأرض المعمورۃ، ولم یقید بالبلاد المخصوصۃ التی قیدنا بہا، لایکون لقولہما معنی صحیح بل لا یستقیم أبداً فتأمل.

وأما معنی قول ابن المبارک المروزی، أنہ اختار التیاسر (أی الإنحراف إلی الیسار) لأہل مرو، فیتضح لک کل الإتضاح وینکشف عنہ الغطاء حق الإنکشاف، إذا تأملت فی الخریطۃ، فإن قبلۃ اہل سمرقند، وبخاری وبلخ مابین مغرب الصیف ومشرق الشتاء، فی وسطہ، وأما اہل مرو الذین ہم فی غرب بلخ وبخاری وسمرقند فقبلتہم لیست فی وسط مابین مغرب الصیف ومشرق الشتاء، بل ہی إلی الطرف الشرقی أمیل، فینبغی لہم أن ینحرفوا إلی الیسار یسیرا، کما أن أہل الہند ومن لہم فی سمتہم قبلتہم فیا لمغرب مابین الشمال والجنوب، لکن لیست فی وسط، بل إلی الطرف الجنوبی أمیل، ولذلک ینحرفون إلی جانب الیسار قلیلا، ہکذا أہل مرو قبلتہم مابین آخر المشارق وآخر المغارب لکنہا إلی الطرف الشرقی أمیل، فینبغی لہم التیاسر أی الإنحراف إلی جانب الیسار قلیلا، أعنی بہ المیل إلی الیسار بحسب المدینۃ میلا یسیرا.

ہذا ماتیسر لی وأمکننی فی توضیح کلام ابن المبارک وابن عمر رضی اللہ عنہما واللہ اعلم بمرادکلامہما، ولم اسمع من الشیخ رحمہ اللہ تعالی حرفا ولا حرفین، فیما یتعلق بہذا المقام الذی استصعب علیکم غیر مارأیت فی الشرح، وکلنا فیہ سواء ولم یتیسر لی المراجعۃ معہ فی ہذا الموضع وأری ان الشیخ قد ادی حق شرح کلام ابن المبارک الاول، ای مابین المشرق والمغرب قبلۃ، ہذا الأہل المشرق، فقد ذکر فی شرحہ لکلامہ ہذا، قول العلامۃ الشوکانی والطیبی والمظہر، وأری أن من تأمل فی أقوال ہولاء الفحول من الشراح حق التأمل، لا یبقی لہ شبہۃ وإشکال، وأما قول الترمذی أن عبداللہ بن المبارک إختار التیاسر لأہل مرو فلاشک أن الشیخ لم یفسرہ ولم یوضحہ، ولم یظہر لی وجہ ذلک، ولعلہ کان ظاہرا عندہ غیر محتاج إلی الإیضاح والشرح، وإن استصعب علی غیرہ، ہذا ہوالظن بہ، وکیف ماکان الأمر فہو لیس مما یؤخذ بہ، فقد فعل مثل ذلک کثیر من فحول اشراح الحدیث مثل حافظ الدنیا شیخ الاسلام ابن حجر والبدر العینی والکرمانی فی شروحہم لصحیح البخاری، والنووی فی شرح مسلم، وابن العربی فی شرح جامع الترمذی وغیرہم، فی مواضع غیر قلیلۃ من ہذہ الکتب، فان ہولاء الذین تکلفوا الشرح الکتب المذکورۃ إیضاحہا وحل مشکلاتہا، قد ترکوا عدۃ مواضع مستصعبۃ ومقامات مشکلۃ لاتخفی علی أمثالکم

ثم إنی اتاسف کل الأسف علی أنی لم افہم مرادکم، بما حررتم للسؤال، عن کلام ابن المبارک حق الفہم، مع أنی کررت النظر فیہ لإدراک مغزی کلامکم، وقد میزت بالخط عبارات سوالکم التی لم أتحصل علی شئ من مغزاہا مع إمعان النظر فیہا، وصورۃ الخریطۃ ہکذا:

مغرب الصیف----------مغرب الشتاء

مدینہ----------مکہ

شمال----------جنوب

مشرق الصیف----------مشرق الشتاء

(محدث دہلی ج:2ش:6شوال1366ھ ستمبر1947ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر1

صفحہ نمبر295

محدث فتویٰ